

مدیریت

قادیان ۲۳ ماہ نمبر ۱۳۲۱ء میں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی
ایده اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھبجھے شام کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کی
صحت خدائے تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نمبر (۳۰)
خطبہ

یوم جمعہ المبارک

۲۰۱۲ جانشین خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ
Multhan Cantt.

۱۳ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء ستمبر ۲۲ء

خطبہ

رمضان المبارک سے زیادہ زیادہ فائدہ اٹھاؤ

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸۔ ماہ نمبر ۱۳۲۱ء

ترجمہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاہو

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
آج پھر ہم اس مہینہ میں سے گزر رہے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ شہور رمضان اللہ تعالیٰ انزل فیہ القرآن۔ یعنی یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا یا جس کے برکات کے متعلق اور جس کی کیفیتوں کے متعلق قرآن کریم نے شہادت دی ہے۔ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو احکام الہی کی قدر نہ کرتے ہوئے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے بہانوں اور عذروں کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی حکومت کے جوئے سے نکل بھاگنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جیلے تراش کر اپنے لئے کوئی نہ کوئی عذر کی بات کو تار لیتے ہیں۔ مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے شریعت کے احکام سے بچنے کے لئے بڑے بڑے حیلے تراشے ہیں۔ اور ان حیلوں پر کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان احکام شریعت سے بچ سکتا۔ انسانی صحت کی بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں جو بیماری کے مشابہ ہوتی ہیں۔ مگر بیماری نہیں ہوتی۔ ان سے انسان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اچھی طرح کھالی سکتا ہے۔ چل پھر سکتا ہے۔ اس کی ساری قوتیں کام کرتی ہیں۔ مگر اس حالت نے ایسی مفرم صورت اختیار کر لی ہوتی ہے۔ کہ بظاہر وہ بیماری نظر آتی ہے۔ لیکن دراصل بیماری نہیں ہوتی۔ ایسی خرابی بیماری کہانے کی مستحق نہیں ہوتی جب تک کہ وہ ایسی صورت اختیار نہ کر لے۔ کہ اس کے نتیجہ میں کوئی نئی بیماری پیدا ہو۔ اور اس کی وجہ سے روزہ کا اثر انسان کی صحت پر پڑے۔ لیکن بہت سے لوگ ہیں۔ جو صرف ایسی کیفیت اور حالت کی

روزوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ وہ شریعت کے مشابہ کو پورا کر رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ایسا تندرست انسان تو ملتا قریباً ناممکن ہے جسے کوئی بیماری نہ ہو۔ بعض اطباء نے لکھا ہے۔ کہ ایسا انسان جسے کوئی بیماری نہ ہو۔ وہ آخری عمر میں خدام یا جنون وغیرہ کا شکار ہونے کے خطرہ میں ہوتا ہے۔ پس اس قسم کی مفرم حالتیں جو دراصل انسانی صحت کا جزو بن گئی ہوتی ہیں۔ اور جو اکثریت کے ساتھ لگی ہوتی ہیں۔ وہ روزوں کو چھوڑنے کا بہانہ نہیں بن سکتیں۔ ہمارے ملک میں شائد غذاؤں کی صحیح طور پر نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کی انٹریوں میں ملکی سی سوزش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کی آبادی کا اکثر حصہ مفرم کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ سب روزوں سے بچ جائیں۔ مگر یہ حالتیں بیماریاں نہیں ہیں۔ بلکہ صحت کے مختلف علاج

ہیں۔ بیماری ڈھبی ہے۔ جو حاد ہو۔ اور جو نیا حملہ کرتی ہے۔ اور اسی کی بنا پر روزہ چھوڑا جاسکتا ہے۔ یا پھر وہ مفرم بیماری جس کی بنا پر ڈاکٹر۔ اور طبیب روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے۔ اور روزہ رکھنے سے معذور قرار دیدے۔ اور مفرم حالتیں جو عام طور پر لاحق رہتی ہیں۔ ان کی بنا پر روزہ چھوڑنا

جائز نہیں۔ میری اپنی مثال ہی ہے۔ میرے اندر ایک بیماری ہے۔ جو کیفیت سی قرض سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی سے پھر کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں جب میں اذقلو انٹرا سے بیمار ہوا تھا۔ اس وقت سے یہ شکایت چلی آتی ہے۔ مگر عام صحت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن یہ ایسی مفرم صورت اختیار کر گئی ہے۔ کہ اگر اسے بیماری قرار دیا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ روزہ کے بعد سے مجھ پر کوئی روزہ فرض نہیں۔ مگر میں اپنے نفس کو دیکھتے ہوئے یہ جانتا ہوں کہ یہ بیماری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حاد صورت نہیں۔ بلکہ جسم کا ایک حصہ بن گئی ہے اور بیماری کے بعد جسم نے صحت کی صورت کو بدل دیا ہے۔ کئی لوگ ہیں جنکو آٹھ آٹھ دن پاخانہ نہیں آتا۔ مگر یہ کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ ان کی انٹریوں کا عمل ہی ایسا ہو جاتا ہے کسی دوسرے کو اتنے دنوں اگر پاخانہ نہ آئے۔ تو کوئی ایسی بیماری ہو جائے جو شائد بے ہوش کر دے۔ سبھا ہو جائے یا کوئی اور تکلیف ہو جائے۔ مگر ان کو کوئی خاص تکلیف آٹھ آٹھ دن تک پاخانہ نہ آنے سے نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کی انٹریوں کا عمل ہی ایسا ہو جاتا ہے۔ ان کا جسم حرکت ہی ایسے رنگ میں کرتا ہے۔ اور ان کی انٹریوں کا عمل صحت کا حصہ ہو گیا ہوتا ہے۔ تو ایسی

مزمن صورتیں جو بعض اوقات صحت کا جزو ہونے لگتی ہوتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ بعض لوگوں کی آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔ جب سے وہ پیدا ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں سرخ ہی ہوتی ہیں۔ یا کسی بیماری کے بعد یہ حالت ہو جاتی ہے۔ اب

آنکھوں کی سرخی

عام طور پر تو بیماری ہے۔ اور آنکھیں دکھنے کی علامت ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی درد ہوتا ہے نہ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ نہ آنکھوں میں درد آتی ہے اس لئے آنکھوں کی یہ سرخی بیماری نہیں اور اس کی بنا پر روزہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔ کیونکہ یہ صحت کا حصہ ہے۔ دوسرے کے لئے بیماری ہے۔ مگر ایسے انسان کے لئے بیماری نہیں۔ اس کی صحت نے عام صحت سے مختلف

شکل بدل لی

ہوتی ہے۔ جیسے کیا عام طور پر اکیلا ہوتا ہے۔ مگر بعض دفعہ دوڑے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ وہ کیلا نہیں رہا۔ بلکہ آم ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ آم کے دو پھل لکھے ہوتے ہیں۔ مگر وہ ہوتے آم ہی ہیں یہ نہیں کہ وہ خوبوزہ بن جاتے ہیں۔ تو انسان صحت کی عام کیفیت اور ہوتی ہے۔ اور خاص اثرات کی اور بعض لوگوں کو نزلہ نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی ناک سے رطوبت سردت بہتی رہتی ہے۔ وہ جہاں بیٹھیں گے سرد سرد کرتے رہینگے وہ کسی کام میں ان کے لئے روک نہیں ہوتا۔ وہ ہر کام کرتے ہیں۔ اگر زمیندار ہیں تو ہل بھی چلائیں گے۔ یا جو کام کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ کھائیں گے پیئیں گے لیکن ہر وقت سرد سرد کرتے رہیں گے یہ کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ بلکہ میو کس نمبرین کو عادت ہو جاتی ہے۔ کہ ہر وقت کچھ نہ کچھ رطوبت چھوڑتی رہتی ہے۔ ان کو نزلہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ نہ بخار ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کسی قسم کو ضعف ہوتا ہے۔ مگر ان کا سرد سرد کرنا

ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اب ایسا انسان اگر کہے کہ میں روزہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ میں بیمار ہوں۔ تو وہ گناہ کرے گا۔ کیونکہ دراصل وہ بیمار نہیں ہے۔ صرف اس کی صحت نے بیماری کے مشابہ شکل اختیار کر لی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے روزہ نہیں رکھتے۔ کہ اس سے

ضعف ہو جاتا ہے

گویا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ روزہ ان کو موٹا تازہ کرنے کے لئے ہے۔ یہ ضعف ہو جانا کوئی بیماری نہیں جس کی بنا پر روزہ چھوڑا جاسکے۔ ہاں وہ ضعف جو بغیر روزہ کے پیدا ہو وہ بیماری ہے۔ مثلاً ۴۰۔۵۰ سال کا کوئی بوڑھا ہو۔ اس کا گوشت گھلنے لگا ہو۔ ٹانگیں لاکھڑائی ہوں۔ کھڑے ہونے سے کاپٹی ہوں۔ اور گرنے کا اندیشہ پیدا ہوتا ہو۔ نظر میں فرق آگئی ہو۔ تو اس کا ضعف البتہ بیماری ہے۔ اگر ایسے شخص کو روزہ رکھو یا جائے۔ تو اس کا ضعف بڑھے گا۔ ایسے

ضعف کو بیماری کہا جاتا ہے

اور ایسے شخص کے لئے شک جائز ہے۔ کہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن یوں تو دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں۔ جسے روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ کوئی نسا کتن طاقتور کیوں نہ ہو۔ جب سحری کھا گیا تو اس کی صحت کی حالت اور ہوگی۔ اور شام کو افطاری کے قریب اور ہوگی۔ اگر صبح وہ ۱۵ میل دوڑ سکتا ہے۔ تو شام کو اس کی دوڑنے کی طاقت اول تو ۶۔۷ میل کی نہیں تو بارہ تیرہ میل کی تو ضروری رہ جائے گی۔ اور روزہ سے آنا ضعف تو ہر شخص کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی بنا پر روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ

بعض اطباء اور ڈاکٹر

بھی اس بات میں مدد کرتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ مجھے روزہ رکھنے سے ضعف ہوتا ہے۔ تو جھٹ کھدی گئے۔ کہ پھر روزہ نہ رکھو۔ حالانکہ ان سے زیادہ کون اس سے واقف ہو سکتا ہے۔ کہ روزہ کے نتیجے

میں مزدور کچھ نہ کچھ ضعف ہوتا ہے۔ وہ خود رکھتے ہیں۔ اور کیا وہ نہیں جانتے کہ اس سے ضعف ہوتا ہے۔ کیا وہ صبح جب روزہ رکھتے ہیں تو کمزور ہوتے ہیں اور شام کو پہلوان بن جاتے ہیں۔ پس ان کو بھی احتیاط سے کام لینا چاہیے اور چاہیے کہ ایسے شخص کا سینہ دیکھیں دل دیکھیں۔ اور اگر ان اعضا میں کمزوری پائیں۔ تو پھر بے شک کہیں کہ یہ بیماری ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ تو صرف یہ کہنے سے کہ روزہ سے ضعف ہو جاتا ہے۔ روزہ چھوڑ دیئے کا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ان سے پوچھے تو چاہیے۔ کہ اس کے جسم کا اچھی طرح معائنہ کریں۔ اور پھر رائے دیں۔ اور اگر وہ جسم کا معائنہ

نہ کرانا چاہئے تو ایسے شخص سے کہیں کہ روزہ تو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہی اس لئے ہے۔ کہ انسان کو کچھ ضعف ہو اور انسان ضعف کا بھی کچھ مزاج رکھے۔ اس کے سوا جو ڈاکٹر یا طبیب پونہی کسی کے کہنے پر کہ مجھے روزہ سے ضعف ہو جاتا ہے۔ اسے روزہ چھوڑ دیئے کا مشورہ دے دیتا ہے۔ وہ

گناہ میں شریک

ہے۔ ایک شخص اپنا ہی بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ تو جس کے مشورہ سے ۲۰ آدمی روزہ چھوڑیں۔ وہ ان کا بوجھ کس طرح اٹھا سکے گا۔ پس چاہیے کہ جو شخص ایسی شکایت کرے۔ اسے کہیں کہ اپنے جسم کا اچھی طرح معائنہ کرو۔ تا میں فیصلہ کر سکوں ورنہ صرف یہ کہہ دینے سے کہ روزہ سے ضعف ہو جاتا ہے۔ روزہ چھوڑ دینے کا مشورہ دینا گناہ ہے۔ ایسے شخص کو تو یہی کہنا چاہیے۔ کہ روزہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہی اس لئے ہے۔ تاکہ کچھ ضعف ہو۔ غرض بعض لوگ خدا تعالیٰ کے احکام

بناوٹ اور تصنع

کے ساتھ سچاؤ کی صورت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جیسے تراش کر ان سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ یا درکھنا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے احکام انسان کے فائدہ کے

لئے ہیں۔ وہ سزا یا جزی نہیں ہوتے۔ ہر حکم ایسا ہے۔ جیسے کوئی کسی کو

انعام

دیتا ہے۔ کیا دنیا میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی شخص کسی کو تحفہ دینا چاہے اور وہ اس سے بچنے کی کوشش کرے ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تو اس کا ممنون ہوتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ انسان کو حکم دیتا کہ نماز پڑھو تو وہ اسے تحفہ دیتا ہے۔ جب حکم دیتا ہے۔ کہ روزہ رکھو۔ تو اس پر انعام کرتا ہے۔ جب کہتا ہے زکوٰۃ دو یا حج کرو تو انسان کو تحفہ دیتا ہے اس پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔ اور ان لوگوں کے تحفوں کو جب ہم خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اور وہ محبت بڑھانے اور تعلقات کو مضبوط کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے تحفہ کی کتنی قیمت ہونی چاہیے۔ اور ہمیں اس کی کتنی قدر کرنی چاہیے۔ پس یہ رمضان کے روزے

اللہ تعالیٰ کا تحفہ

ہیں۔ صبح کے وقت جب ہم روزہ رکھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے خلعتوں کے بھرے ہوئے کھال لاکر دیتے ہیں۔ اور شام کو بھی جب ہم روزہ افطار کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے خلعتوں کے کھال لاکر دیتے ہیں۔ اور بندے کو دیتے ہیں۔ اور جو ان کا روزہ سے بچنا چاہتا ہے۔ وہ گویا خدا تعالیٰ کے انعاموں سے بچتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خلعتوں سے بچتا ہے۔ پس چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے

زیادہ سے زیادہ روزے رکھے جائیں اور رمضان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد

رکھنا چاہیے۔ کہ جو انسان واقعی بیمار ہے اور پھر بھی روزہ رکھتا ہے۔ اس کا روزہ روزہ نہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کی تک کرنے والا ہے۔

جسبھی بیماری بیماری کی صورت میں آتی ہے۔ خواہ اس دن وہ بڑا اثر نہ ڈالے پھر بھی وہ بیماری ہے۔ اور روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ آج کوئی بڑا اثر نہیں ڈالتی۔ تو کل ضرور ڈالے گی۔ اور ایسے بیمار کے لئے روزہ جائز نہیں جس طرح بعض شکلیں صحت کی ایسی ہوتی ہیں جو بیماری سے مشابہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعض شکلیں بیماری کی ایسی ہوتی ہیں۔

صحت کے مشابہ

ہوتی ہیں۔ مثلاً نزلہ ہوتا ہے۔ انسان کہتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بیتہ نہیں۔ کہ مجھے کوئی تکلیف ہے۔ لیکن درحقیقت نزلہ اگر واقعی نزلہ ہے۔ یہی کہ یونہی ذرا سی رطوبت خارج ہوتی ہے تو وہ بیماری ہے۔ یہ بھی صحیح ہے۔ کہ نزلہ کی ابتدائی صورت میں فاقہ سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن فاقہ بھی ایک حد تک مفید ہوتا ہے۔ اگر فاقہ کو لمبا کر دیا جائے۔ تو یہی نزلہ سل اور رقی کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ پس بیمار انسان اگر کہتا ہے۔ کہ میں کافی طاقتور ہوں۔ روزہ رکھ سکتا ہوں۔ اور رکھتا ہے۔ تو بڑا کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص

سفر کرتا اور روزہ رکھتا

ہے۔ وہ بھی اشد قائلے کے انعام کو روکتا ہے۔

سفر کے متعلق میرا عقیدہ

اور خیالی یہی ہے۔ ممکن ہے۔ بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو۔ کہ جو سفر سہری کے بعد سے شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے۔ وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزہ میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد سے شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ وہ روزہ میں سفر

ہے۔ سفر میں روزہ نہیں۔ جیسے مثلاً ٹھہر کی نماز کا وقت ۱۲ سے ۱۳ تک ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ایک بجے سفر شروع

کرے۔ اور تین بجے ختم کرے۔ آج کل موٹروں وغیرہ کی سہولت کے باعث آج وقت میں کافی سفر ہو سکتا ہے۔ انسان بنا سے جا کر واپس آ سکتا ہے۔ بلکہ اگر بہت سڑک ہو۔ تو امت سڑک جا کر بھی واپس آ سکتا ہے۔ اور

تین چالیس میل کا سفر

کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص ایسے سفر میں نماز قصر کر کے پڑھے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ اس نے شریعت کے منشاء کو پورا نہیں کیا۔ کیوں اس نے نماز سفر شروع کرنے سے پہلے یا ختم کرنے کے بعد نہیں پڑھی۔ یہ

نماز کے وقت میں سفر

ہے سفر میں نماز نہیں۔ ماں اگر کوئی بارہ بجے سفر شروع کرتا۔ اور مثلاً چار بجے ختم کرتا ہے تو اس کا سفر نماز کے وقت سے آگے نکل گیا۔ اس لئے اسے آجی نماز پڑھنے کو حکم ہے۔ وہ اگر پوری پڑھنا ہے۔ تو نفل کرتا ہے۔

پس جو سفر صبح سے شروع ہو کر شام تک ختم ہو جائے۔ وہ روزہ کے لئے سفر نہیں۔ نماز کے لئے ہے۔ وہ اگر اور سفر نمازیں پڑھے گا۔ قصر کرے گا۔ مگر روزہ رکھے گا۔

میرا اپنا عمل

یہی ہے۔ میں ایک دفعہ رمضان میں روزہ رکھ کر دریا پر گیا۔ ہم لوگ بیچ گئے۔ اور شام کو آگئے۔ رستہ میں بعض ایسے وقت ہوئے۔ کہ مجھے ڈر ہوا۔ کہ شاید شام تک واپس نہ پہنچ سکوں۔ لیکن میں نے بہت جلدی کی۔ اور گھوڑا دوڑاتا آیا۔ اور اسے دوڑاتے دوڑاتے شام سے قبل قادیان کی زمین میں لے آیا۔ میرے ساتھ حیران تھے۔ کہ کیا بات ہے۔ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں۔ مگر میں جانتا تھا۔ کہ سفر روزہ کے اندر ہی ختم ہو جائے تو شریعت نے جو سہولتیں دی ہیں۔ ان سے فائدہ نہ اٹھانا بھی ناجائز ہے

جو بیماری روزہ رکھتا ہے وہ گنہگار ہے۔ کم سے کم اشد قائلے کی حالت کی نافرمانی کرنے والا ہے۔ اسی طرح جو سفر میں روزہ رکھتا ہے۔

وہ بھی نفل کرتا ہے۔ اور روزہ تو اس کی بالکل نہیں ہوتا۔ سفر شکر کا سوود ایسی چیز ہے۔ جو مسلمان سے پوچھا گیا۔ کہ اگر کوئی سفر میں روزہ رکھے۔ تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ مسافر کا روزہ بہر حال روزہ نہیں شمار ہوگا۔ نفل روزہ تو بے شک بن جائے گا۔ مگر فرضی نہیں۔ فرضی پھر رکھتے ہوتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگ سفر میں روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اور پوچھا جائے۔ تو کہتے ہیں کہ پھر رکھتا مشکل ہوتا ہے اس لئے ابھی رکھ لیتے ہیں۔ انہیں علوم ہونا چاہیے۔ کہ مشکل کام ہی اشد قائلے نے رکھا ہے۔ اشد قائلے نے یہ حکم دیا ہی اس لئے تھا۔ کہ وہ جانتا تھا۔ کہ مشکل کام کرے۔ اس لئے اگر وہ مشکل ہے۔ تو ڈرتی کرو۔ اس کے علاوہ

بعض اور باتیں

بھی ہیں۔ جو ان دنوں میں مد نظر رکھنی چاہئیں۔ مثلاً دو کا نماز ان ایام میں ایسے طریق پر کام کریں۔ کہ دوسروں کے لئے شکر کا موجب نہ ہو۔ ایک دوکان میں کوئی بیمار یا مسافر بیٹھ کر کھانا ہوتا ہے۔ اور دشمن پاس سے گزرتا ہے تو سمجھتا ہے۔ کہ احمدی روزہ نہیں رکھتے

ہر دو کا نماز بھی واعظ ہے اس کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ کوئی ایسا آتش کا دودھ لینے آئے۔ تو دے دے بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ اسے نصیحت کرے۔ اور کہے۔ کہ آپ اچھی ہیں۔ یہاں میرا آپ کو روزہ رکھنا چاہیے۔ روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو اس کی روزی حلال کی روزی ہوگی۔ ورنہ اگر وہ تبلیغ نہیں کرنا۔ اور تبلیغ کے فرض کو قبول جانتا ہے۔ تو وہ خود بھی حرام ہے۔ اور بیوی بچوں کو بھی حرام کھاتا ہے۔ اور ایسے بچے جو حرام کے مال سے پے پڑے ہوں۔ اور جن کے خون کا ہر قطرہ حرام کا نیا ہوا ہو۔ نیک اور تیار نہیں ہو سکتے۔ پس اگر ایسا شخص بڑبڑست ہے۔ اور مسافر بھی نہیں۔ اس کے پاس سودا لینے

آتا ہے۔ تو دو کا نماز کا فرض ہے۔ کہ اسے نصیحت کرے۔ لیکن اگر کوئی بیمار یا مسافر آئے۔ تو اس سے بھی کہئے۔ کہ آپ ان روزہ میں آجائیں۔ اور وہاں بیٹھ کر کھائیں۔ تا دوسروں کو شکر نہ لگے۔ ماں ایسی بات کہ حد تک پوچھنا ہی گناہ ہے۔ کیونکہ دوسرا بن جاتی ہے۔ جس طرح بازار میں کھڑے ہو کر کھانا بھی غلطی ہے۔ اسی طرح اگر انسان بیمار ہو۔ اور اس وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ لیکن دوسروں پر ظاہر اس طرح کرے۔ کہ گویا اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو یہ بھی گناہ ہے۔ مجھے یاد ہے

حضرت شیخ مودودی علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی سے تشریف لارہے تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ امرتسر میں آپ کا ایک مقرر ہو چکا تھا۔ آپ ایک پریسنگ کے لئے سفر سے ہوئے تو منشی فضل الرحمن صاحب مرحوم نے اس خیال سے کہ گلے کو تکلیف نہ ہو۔ آپ کے ہاتھ چاہئے کہ پیار تیار کر کے پیش کیا۔ میں بھی اس وقت پاس ہی بیٹھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ مودودی علیہ السلام نے اس کے اشارے سے پیچھے ہٹا یا۔ اور چاہئے پیش کرنے سے روکا۔ مودودی صاحب نے یہ سہولت سے پیش کرنا چاہی۔ مگر آپ نے پھر روکا۔ گویا دوبار آپ نے یہ اشارہ فرمایا۔ کہ خواہ مخواہ دوسروں کے لئے مٹو کر کا باعث نہ بننا چاہئے۔ مگر منشی صاحب نے نہ سمجھا۔ اور پھر چاہئے پیش کر دی۔ اب گویا شکل یہ بن گئی تھی کہ نہ پناہ مسٹر کو چھپا ہو جاتا۔ اس لئے آپ نے پناہ میں لیکر ہونہ سے لگالی۔ اور پھر پناہ پالی ہونہ سے لگالی۔ اور وہ لوگوں نے انہیں پھر مارنے شروع کر دیئے۔ اور گایاں دینے لگے۔ اور ایسی شور مچا ہوا کہ پو پو میں آپ کو کانوں میں سوار کر کے قیام گاہ پر لے گئے۔ پو پو پر منشی حضرت شیخ مودودی علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ ان سے سلام ہوتا ہے۔ کہ ان کا پروردگار ان کا نام نہاں ہے۔ لیکن پھر ہی ہے۔ کہ وہاں ان کو دیکھا کہ وہاں کوٹھڑی سے لیا گیا ہے۔ مگر یہ بھی دیکھا نہیں۔ کہ روزہ نہ ہو۔ اور ظاہر اس طرح کیا جائے کہ لوگ سمجھیں روزہ ہے۔ جہاں یہ مشہور ہے۔ کہ وہاں کے دنوں میں بازار میں کیا جائے۔ وہاں روزہ نہ ہونے کی صورت میں ظاہر یہ کرنا کہ روزہ ہے۔ مناسبت بن جاتی ہے۔

پس ہمارے دوکانداروں کو
 مدد ہونا چاہیے نظام جماعت کے قیام
 اور اسلام کی تعلیم کو پھیلانے میں اگر
 ایک شخص ہٹا کٹھا اور تندرست ہے۔
 تو جب وہ سودا لینے آئے تو اسے
 روکیں۔ اور کہیں کہ تمہیں روزہ رکھنا چاہیے
 وہ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ اس طرح
 ہماری بکری پر اثر پڑے گا۔ اور ہم کنگال
 ہو جائیں گے۔ جو انسان خدا تعالیٰ پر
 توکل کرتا ہے۔ وہ کنگال نہیں ہوتا۔ یہ
 اپنی بے ایمانی ہوتی ہے۔ جو انسان
 کو کنگال بناتی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ

یقین اور توکل

رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے غیب
 سے سامان بھیجا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 پر ایمان رکھنے والا انسان دنیا میں ذلیل
 سمجھی نہیں ہوتا۔ فلسفے اسے بے شک
 آئیں۔ مگر وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھنا
 چاہیے کہ فاقہ موجب ذلت نہیں۔ بلکہ
 ذلت ذات والی روٹی کھانے میں ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی
 فاقے آتے تھے۔ مگر آپ کے مقابلہ
 میں ان لوگوں کی کیا عزت ہے۔ جن کے
 دسترخوانوں پر پالیس چالیں کھانے ہو
 ہیں۔ آپ کے سامنے رکھی ہوئی کھجوریں
 کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔ بہ نسبت ان بھٹوں
 ہوسے دنیوں کے جو دوسروں کے دسترخوان
 پر ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ

مومن کے لئے غیب کے سامان

کرتا ہے۔ اور ایسے سامان کرتا ہے۔ کہ
 کسی کے ذہم میں بھی نہیں آسکتے۔ دشمن
 بسا اوقات حیران رہ جاتا ہے۔ اور کہتا
 ہے۔ کہ خیر نہیں اسے کہیں سے خزانہ
 مل گیا یا اس نے کہیں چوری کی ہے۔
 لیکن اللہ تعالیٰ اپنے غیب سے دیتا ہے
 اور اس طرف دیتا ہے۔ کہ اس کے اپنے
 ذہم میں بھی نہیں ہوتا۔ خود میرا اپنی زندگی میں
 پانچ سات مواعج

وقت یہ خیال کیا نہ تھا کہ اسے
 سامان پیدا کر دینے۔ کہ وہ اتر گیا۔ کچھ
 مدت بعد پھر قرظ بن ہو گیا۔ اور میں نے
 اپنے نفس سے کہا۔ کہ پہلے تو قرظ
 اتر گیا تھا۔ مگر اب ایسے پھنے ہوئے
 اب نہ اتار سکو گے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ
 نے ایسے سامان کر دیے۔ کہ وہ اتر گیا۔
 تو اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا
 ہے کہ بسا اوقات اس میں
انسان کی عقل و سمجھ
 کا کول دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات
 تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان ایک غلطی
 کرتا ہے۔ اس سے کوئی بے وقوفی سرزد
 ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا

نتیجہ اعلیٰ درجہ کا

پیدا ہوتا ہے۔ پس یہ خیال مت کرو۔ کہ
 اگر کسی کو روزہ رکھنے کی نصیحت کرو گے
 تو گاگا ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اگر
 دس بیس یا پچاس روپیہ کا گاگا ہاتھ
 سے جاتا رہے گا۔ تو غیر محدود خزانوں
 والا

خدا تمہارا گاگا بن جائے گا
 یہ صرف ایمان کی بات ہے۔ ایک بزرگ
 کے تعلق آتا ہے۔ کہ وہ کسی کے مقروض
 تھے۔ قرضخواہ تقاضہ کرنے آیا۔ اور کہا
 کہ آپ نے مجھ سے فلاں رقم قرض لی
 ہوئی ہے۔ وہ اب ادا کرو۔ اس نے
 مطالبہ میں سختی کی۔ اور گال گلچ پر
 اتر آیا۔ وہ خاموش بیٹھے رہے۔ اور کہتے
 رہے کہ اچھا اللہ تعالیٰ ابھی کوئی
 انتظام کر دے گا۔ اتنے میں ایک لڑکا
 حلوا بیچتا ہوا ادھر آ نکلا۔ انہوں نے اس
 سے حلوا لے لیا۔ اس قرضخواہ کو بھی
 کھلایا۔ کہ تارہ ذرا ٹھنڈا مٹو۔ اپنے
 ساتھیوں کو بھی کھلایا۔ اور اس حلوا
 فروخت کرنے والے کو بھی کھلایا۔ مگر
 جب لڑکے نے قیمت مانگی۔ جو آٹھ آنہ
 کے قریب تھی۔ تو اسے کہا۔ کہ ابھی تو
 نہیں میں۔ پھر

اللہ تعالیٰ بھیج دے گا

وہ لڑکا رونے لگا۔ اور قرضخواہ نے
 اور بھی برا جھلا کہا شروع کیا۔ اور کہا
 کہ میرے پیسے تو دبائے ہی تھے۔ اس

غریب کے بھی دبائے۔ وہ لڑکا رونے
 اور بزرگ کہیں کہ میاں ٹھہرو اللہ تعالیٰ
 سامان کر دے گا۔ یہ سن کر اسے او
 بھی یقین ہوتا جائے۔ کہ اب پیسے
 نہیں ملیں گے۔ اور وہ اور رونے لگے
 اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے
 اس بزرگ کو ایک پڑیادی۔ کہ فلاں
 شخص نے آپ کی خدمت میں یہ ہدیہ
 بھیجا ہے۔ آپ نے اسے کھولا۔ تو
 اس میں اتنے روپے تھے۔ جتنے کا وہ
 قرضخواہ تقاضا کر رہا تھا۔ حلوے کی
 قیمت نہ تھی۔ اس بزرگ نے اس شخص
 سے کہا۔ کہ میاں تمہیں غلطی لگی ہے۔
 یہ ہمارے لئے نہیں۔ اس نے کہا ہاں
 واقعی غلطی ہوئی۔ ایک پڑیا کسی دوسرے
 کے لئے اس نے دی تھی۔ میں نے
 غلطی سے آپ کی پڑیا اس کے لئے
 رکھ لی۔ اور اس کی آپ کو دے دی
 چنانچہ اس نے دوسری پڑیادی۔ اور
 اسے کھولا۔ تو اس میں حلوے کی قیمت
 بھی موجود پائی۔ تو

جب انسان توکل کرتا ہے

تو اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے غیب
 سے سامان کر دیتا ہے۔ اپنی ایمانی کسی
 کے نتیجہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ جو لوگ
 گھبرا کر بندوں کی طرف متوجہ ہو جاتے
 ہیں۔ وہ خود اپنے لئے مصائب پیدا
 کرتے ہیں۔ میں نے حضرت سیح موعود
 علیہ السلام سے

ایک بزرگ کا واقعہ

کئی دفعہ سنا ہے۔ جو دنیا سے علیحدہ
 ہو کر جنگل میں چلے گئے۔ اور فیصلہ کیا
 کہ اب وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کریں گے
 اور بندوں سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے
 وہ جنگل میں رہنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ
 ہر روز کسی نہ کسی کے دل میں تحریک
 کر دیتا۔ اور وہ انہیں کھانا پھونچا دیتا۔
 کچھ عرصہ کے بعد انہیں خیال آیا۔ کہ
 میرا توکل کامل ہو گیا ہے۔ حالانکہ ابھی
 نہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان
 کی کمزوری کو واضح کرنا پایا۔ اور ایک
 دن کسی کے دل میں بھی انہیں کھانا
 پھونچانے کی تحریک نہ کی۔ انہوں نے

مہر سے کام لیا۔ دوسرے دن پھر اللہ تعالیٰ
 نے کسی کو تحریک نہ کی۔ اور انہوں نے
 پھر مہر سے کام لیا۔ مگر تیسرے دن پھر
 اللہ تعالیٰ نے کسی کو تحریک نہ کی۔ یہ دیکھ
 کر انہوں نے دل میں کہا۔ یہ تو

ناقابل برداشت

ہے۔ اور اتنے دن فاقہ سے نہیں رہا
 جاسکتا۔ چنانچہ وہ گاڈوں کی طرف تپل
 پڑے۔ وہاں پہنچ کر اپنے کسی دوست
 یا دوست سے کہا۔ کہ اس طرح میں تین
 روزے بھوکا ہوں۔ تمہارے پاس
 اگر زائد کھانا ہو تو مجھے کچھ دے دو۔
 اس نے تین روٹیاں اور کچھ سالن دیا۔
 جسے لے کر وہ جنگل کی طرف چل پڑے
 جس شخص نے ان کو روٹیاں دیں۔ اس
 کا ایک کٹھا تھا۔ جب یہ روٹی لے کر
 چلے۔ تو وہ بھی تیجھے تیجھے ہو گیا۔ جب
 وہ کچھ دور تک ساتھ گیا۔ تو اس بزرگ
 کو خیال آیا۔ کہ واقعی اس کا بھی حصہ
 ہے۔ اور ایک روٹی اور تیسرا حصہ سالن
 کا اس کے آگے ڈال دیا۔ اور خود آگے
 چل پڑے۔ کہتے تھے وہ جلدی جلدی
 کھالیا۔ اور پھر تیجھے تیجھے ہو گیا۔ اس
 بزرگ نے کہا کہ اس کا حق زیادہ ہے
 یہ ہر وقت اپنے مالک کے دروازہ پر
 پڑا رہتا ہے۔ اور میں تو صرف دوستانہ
 حق کی وجہ سے مانگنے کے لئے آ گیا تھا
 اور ایک اور روٹی اور آدھا سالن اسے
 ڈال دیا۔ جو اس نے کھالیا۔ اور پھر تیجھے
 پیچھے چل پڑا۔ اور ساتھ ساتھ بھونکتا ہی
 جانے۔ اس پر اس بزرگ نے کہنے کو مخاطب
 کر کے کہا کہ تو بڑا بے جا ہے۔ میں نے
 دو روٹیاں اور دو حصہ سالن تجھے دے دیا
 مگر تو پھر پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اس پر ان پر
 فوراً کشف کی حالت طاری ہو گئی۔ اور
 کہنے نے ان سے باتیں شروع کر دیں
 کشف کی حالت میں کہتے بھی انسان سے باتیں
 کر لیتے ہیں بلکہ ہر چیز کر لیتی ہے) اس کہنے
 کشفی حالت میں اس بزرگ سے کہا۔ کہ بیجا میں
 ہوں یا آپ۔ مجھے اپنے مالک کے دروازہ پر
 سات سات دن کے فاقے آئے ہیں مگر میں نے کبھی
 اس کے دروازہ کو نہیں چھوڑا۔ حالانکہ مجھے وہاں سے روٹی
 ملتی بھی ہے تو بہت کم اور بھی کچی۔ مگر نہیں
 تمہارا خدا روزانہ ایسے اچھے کھانے بھجواتا رہا

اور صرف تین روز فاقے آئے اور تم
 سب کے بندوں کی لڑائی۔ دین کو نہیں ہٹ
 نہ امت ہوئی اور تیسری روٹی اور سال بھی
 کتنے کے آگے ڈال کر اسے فقار کرتے ہوئے
 اپنی جگہ پر دوپٹے لگے۔ جب وہاں پہنچے
 تو دیکھا کہ کئی لوگ وہاں کھانا کھا رہے تھے
 ہیں۔ انہیں دیکھتے ہی وہ لوگ تین روز
 تک کھانا نہ لاسکنے کے لئے معذرتیں کہنے
 لگے۔ کوئی کہتا کہ میرا بچہ بیمار ہو گیا تھا۔
 اس لئے نہ آسکا۔ کسی نے کوئی عذر پیش کیا
 اور کسی نے کوئی۔ تو جن کو
اللہ تعالیٰ پر صحیح توکل
 ہو۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ خود بخود بندوں
 کے دلوں میں تحریک کر دیتا ہے۔ اللہ
 تعالیٰ کے اس بارہ میں دو قانون ہیں۔
ایک عام اور ایک خاص

قانون عام
 کے طور پر تو اس نے قرآن کریم میں تحریک
 کر ہی دی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے
 فرمایا ہے کہ میرے بعض مومن بندے
 ایسے ہیں جو سوال کو ناپسند نہیں کرتے۔
 لیکن دوسرے مومنوں کو چاہئے کہ ان کی
 ضروریات کا خیال رکھیں۔ ان کی زبان
 پر اگر

توکل کا نفل
 لگا ہوتا ہے۔ تو کیا تمہاری آنکھیں بھی
 نہیں ہیں کہ تم دیکھو کہ یہ تحریک عام ہے۔
 ادھر توکل کی وجہ سے ایک مومن کی زبان
 بند ہوتی ہے۔ تو دوسروں کو حکم دیا ہے
 کہ آنکھیں کھولو۔ اور ان کا خیال رکھو۔
 ایسا نہ ہو کہ میرے بندے مجھ کے رہیں۔
حضرت ابو ہریرہ

سبھی منوکلین میں سے تھے وہ مسجد نبوی میں
 بیٹھے رہتے تھے۔ اس خیال سے کہ رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کریں۔ وہ
 سن لیں۔ اور کوئی بات نہ نہ جائے۔
 وہ چونکہ بعد میں ایمان لائے تھے۔ اس
 لئے چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے زیادہ سے زیادہ باتیں سن سکیں۔
 اور اس وجہ سے کئی کئی وقت کا فائدہ
 ان پر آجاتا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ
 ایک دفعہ کئی روز کا فائدہ تھا۔ اور کھانے
 کو کچھ نہ مل سکا۔ میں مسجد کے دروازہ پر

کھڑا ہو گیا۔ کہ شاید کسی کو میری حالت
 دیکھ کر کھانے کو کچھ دینے کا خیال آجائے۔
 اور جب دیکھوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم باہر تشریف لائے ہیں۔ تو فوراً حاضر
 سبھی ہو سکوں۔ وہ کہتے ہیں میں وہاں کھڑا
 رہا۔ اتنے میں

حضرت ابو بکر رضی
 گزرے۔ اور میں نے ان سے ایک
 آیت کی تفسیر پوچھی جس کا مفہوم یہ ہے
 کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیٹھے
 رہتے ہیں۔ ان کی خدمت کرنی چاہئے۔
 حضرت ابو بکر نے اس کی تفسیر بیان کی
 اور آگے چل دیے۔ حضرت ابو ہریرہ
 بڑے ناز سے کہتے ہیں کہ اونہہ گویا
 ابو بکر مجھ سے زیادہ تفسیر جانتے تھے
 اس کے بعد

حضرت عمر رضی
 گزرے۔ ان سے بھی میں نے وہی سوال
 کیا۔ اور وہ بھی اس آیت کی تفسیر بیان کر کے
 آگے چلے گئے۔ حضرت ابو ہریرہ پھر
 بڑے ناز سے کہتے ہیں کہ اونہہ گویا
 عمر نے سمجھا۔ کہ اسے مجھ سے زیادہ
 آتے ہیں۔ میں

محبوب کی شدت سے بے چین
 ہو رہا تھا۔ مگر کسی سے مانگنا چاہتا تھا۔ کہ
 اتنے میں ایک نہایت شیریں اور پیالے سے
 بھری ہوئی آواز آئی۔ جو کہہ رہی تھی۔
 کہ ابو ہریرہ تم مجھ کے ہو۔ میں نے مڑ کر
 دیکھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
 دروازہ کے آگے کھڑے تھے۔ اور
 سکرارے تھے۔ ابو بکر اور عمر سے
 آپ نے آیت کی تفسیر پوچھی۔ اور وہ
 اصل بات نہ سمجھ سکے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے کان میں گھر کے اندر آواز
 پڑی۔ اور آپ نے پہچان لیا۔ کہ ابو ہریرہ
 مجھ کا ہے۔ وہ منوکل ہونے کی وجہ سے
 کسی سے ہانکنا نہیں چاہتا۔ آپ نے ابو ہریرہ
 سے کہا

ابو ہریرہ ادھر آؤ!
 ہم بھی مجھ کے ہیں۔ مگر ایک دوست نے
دودھ کا ایک پیالہ
 بطور تحفہ بھیجا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی
 کہتے ہیں کہ دین کو میری جان میں جان آئی

کہ یہ دودھ مجھے مل جائے گا۔ مگر آپ نے
 فرمایا کہ ابو ہریرہ جاؤ میری کوئی
 اور سبھی مجھ کا ہو۔ تو اسے بلا کر حضرت
 ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں گیا۔ تو صاحبزادے
 میں سے سات اور تھے۔ یہ دیکھ کر میرے
 دل تو گھٹنے لگا۔ میں نے سوچا کہ میں
 اتنے دنوں سے مجھ کا ہوں۔ ایک پیالہ
 دودھ کا ہے۔ اور سات اور پینے والے
 موجود ہیں۔ میرے حصے میں کیا آئے گا
 وہ جب ان کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں پہنچے۔ تو آپ نے ان

سات میں سے ایک کو
 پہلے وہ پیالہ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے
 میں نے دیکھا کہ مجھے اور سبھی نذر ہوا۔ اس
 شخص نے وہ پیالہ لیا اور خوب سیرا کر
 پایا۔ اور پھر پیالہ رکھ دیا۔ مگر آپ نے
 فرمایا اور پو۔ اس نے اور پایا۔ اور جب
 ختم کر چکا۔ تو آپ نے فرمایا اور پو۔ آپ
 جوں جوں اور پینے پر اصرار کرتے میرا
 دل گھٹتا جاتا کہ میرے لئے کچھ نہ بچے گا۔
 اس کے بعد آپ نے دوسرے کو وہ پیالہ دیا
 اور پھر تیسرے کو۔ حتیٰ کہ ان ساتوں نے
 وہ دودھ پایا۔ اور

ان میں ہر ایک کو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسرار کے ساتھ
 کہہ کہہ کر خوب پلایا۔ اور آخر میں وہ پیالہ
 مجھے دیا۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا
 کہ وہ پیالہ اسی طرح بھر دیا تھا جب میں
 نے پی کر چھوڑا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ
 اور پو۔ چنانچہ میں نے اور پایا۔ اور آپ نے
 فرمایا اور پو۔ میں نے پھر اور پایا۔ پھر آپ
 نے فرمایا اور پو۔ اس پر میں نے کہا یا رسول اللہ

انگلیوں میں سے دودھ
 باہر نکلنے لگا ہے۔ اس پر آپ نے وہ پیالہ
 مجھ سے لیا۔ اور خود پینے لگے۔ یہ منوکل لوگ
 تھے۔ ان کی روزی کا کوئی سامان نہ تھا۔ مگر
 خدا تعالیٰ خود سامان نہ تھا۔ لیکن اگر وہ
 محبوب کی حالت میں مر بھی جاتے۔ تو بھی بچا
 پڑے بادشاہوں کی نسبت ان کا مرتبہ بلند
 ہوتا۔ تو لوگ توکل کی قدر کو نہیں جانتے
 اور مانگنے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ
 حالت پیدا نہیں ہونے دیتے کہ اللہ تعالیٰ

خود ان کے لئے تحریک کر
خدا تعالیٰ کے نبی
 عزیز ہوتے ہیں۔ مگر وہ مانگتے کسی سے
 نہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کے لئے لوگوں
 کے دلوں میں تحریک کرنا ہے حضرت
 مسیح موعود و علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ
 کا وعدہ تھا۔ کہ سبکدوش رک رکھاں
 ذبحی ایدہم۔ کہ ایسے لوگ آپ کی مدد کریں
 گئے جن کو ہم وحی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ
 لوگوں کے دلوں میں وحی کرتا تھا۔ اور وہ
 آپ کے پاس آتے تھے۔ مجھ اچھی طرح
 یاد ہے۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال کے
 قریب تھی۔ حضرت مسیح موعود و علیہ السلام باغ
 میں رہتے تھے

ایک دن
 آپ نے ام المؤمنین کو بلایا۔ اور فرمایا
 زلزلہ اور طاعون وغیرہ کی وجہ سے آج کل
 مہمان یہاں بہت آتے ہیں۔ اور خرچ بہت
 ہو رہا ہے۔ اور اب پیسے نہیں رہے۔
 اس لئے میری تجویز ہے کہ اب
 کچھ قرض لے لیا جائے۔ اس کے بعد
 آپ نماز کے لئے تشریف لائے۔ باغ
 میں جو چھوٹا سا چبوترہ بنا ہے۔ اس
 کے پاس نماز ہوتی تھی۔ وہاں آپ
 نماز میں شامل ہوئے۔ اور جب واپس
 گھر گئے۔ تو عقوڑی دی کے بعد
 اپنے کمرہ کے اندر سے سکراتے
 ہوئے تشریف لائے۔ اور فرمایا۔
 کہ نماز سے پہلے میں قرض لینے کی
 تجویز کر رہا تھا۔ مگر نماز کے وقت ایک
 ایسے شخص نے جس کے کپڑے بہت
 میلے کچیلے تھے۔ اور جس کے کپڑے
 پورے بھی نہ تھے۔ اس نے مجھے ایک
 پونجلی دی۔ جس کے وزن سے میں نے اندازہ
 کیا کہ پیسے ہیں۔ مگر میں نے آکر دیکھا تو
دوسو سے اوپر رقم
 اس پونجلی میں سے نکلی ہے تو معلوم نہیں وہ دینے
 والا کون تھا۔ مگر وہ میری تھا۔ جس کے دل میں
 اللہ تعالیٰ نے وحی کی۔ معلوم نہیں اس نے
 کن مہینوں سے یہ روپیہ جمع کیا ہوگا۔ شاید اس
 مکان بنانے کے لئے جمع کیا ہو۔ یا کسی بچے کی
 شادی کے لئے یا کسی اور غرض کے لئے۔ مگر خدا تعالیٰ
 کے فرشتے اس کے پاس آئے اور کہا کہ ہم تمہیں

۳۔ سردار بشیر احمد صاحب عدن نے لکھا ہے۔ کہ میں نے ۱۱۳۲ھ روپیہ کا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ اور اکثر احباب نے اپنی قوم ابتدائے سال میں ہی ادا کی ہیں۔ ان میں سے بعض احباب نے اپنا آٹھ سالہ حساب منگوا کر دیکھنا چاہا ہے۔ ان کی عرض یہ ہے۔ کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں دیکھا جائے۔ کہ آیا ایک ماہ کی آمد سے کم ادائیگی تو نہیں اگر کم ہو۔ تو اس کا ازالہ کر لیا جائے۔ چنانچہ ان کو آٹھ سالہ حساب ارسال کیا جا رہا ہے۔ جن احباب کے سال ششم کے چند دن میں اتنی کمی ہے۔ کہ ان کی ایک ماہ کی آمد سے ادائیگی کم ہے۔ اگر ان کے پاس آٹھ سالہ حساب نہ ہو تو توفیق حاصل کر کے ایک ماہ کی آمد سے منگوا کر اپنی کمی کا ازالہ کریں۔

۴۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ازبک نے سال اول میں ۲۴۶ سے شروع کر کے سال ہشتم میں ۴۱۰ دیکھے ہیں۔ رقم آٹھ سالہ ادا کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔ ۳۵۰ شنگ کی رقم آپ کے دفتر میں پہنچی ہوگی۔ (ابھی نہیں ملی) فی الحال یہ امانت رکھئے۔ یا تو یہ سال نہم میں داخل کر ڈینگا۔ یا بطور شکر یہ کے مزید داخل کر ڈینگا۔ ہندوستان اور بیرون ہند کے ہر مجاہد کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت سے خواہش فرمائی ہے۔ کہ وہ سال ششم میں کم سو کم اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ تحریک جدید میں اس لئے دیں کہ "حقیقی قربانی" جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے وہ بے جس میں قربانی کرنے والے کو اس کا بوجھ محسوس ہو پس احباب کو چاہئے۔ کہ وہ کم سے کم ایک ماہ کی آمد سال ہشتم میں پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشنے۔

بالآخر مکرر کر رہے ہیں بات یاد دلانا ضروری ہے۔ کہ سال ہشتم کا وعدہ کرنے والے احباب خواہ ہندوستان کے ہوں۔ یا بیرون ہند کے۔ کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں سونپ دینے کا داخل ہو جائے۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکریٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسراگست تک سال ششم کے وعدے کو پورے کرنے والے مجاہدین

فیض محمد صاحب گھٹ سیلا - ۵/۱	چودھری عبد المجید صاحب کاتب لودھی ننگل - ۵/۱	چودھری عبد المجید صاحب کاتب لودھی ننگل - ۵/۱
رسول بی بی صاحبہ اہلبیہ - ۵/۱	میوں عبد اللہ صاحب خیر دارالافتاء - ۵/۱	میوں عبد اللہ صاحب خیر دارالافتاء - ۵/۱
چودھری عبد الغفور صاحب اول - ۵/۱	ابید صاحب چودھری پور صاحب محمود آباد - ۵/۱	ابید صاحب چودھری پور صاحب محمود آباد - ۵/۱
سزئی سردار محمد صاحب ڈیرہ - ۱۷/۱	فاطمہ بی بی صاحبہ دارالافتاء - ۵/۱	فاطمہ بی بی صاحبہ دارالافتاء - ۵/۱
عبد الکریم صاحب ڈارمپ - ۵/۱	غلام رسول صاحب بھگوال - ۵/۱	غلام رسول صاحب بھگوال - ۵/۱
انیکسٹرنانکا نیکا ازبک - ۵/۱	میاں غلام محمد صاحب درزی موگ - ۵/۱	میاں غلام محمد صاحب درزی موگ - ۵/۱
سید ناصر صاحب - ۵/۱	مہاراجہ شری صاحب سراسر پورہ - ۵/۱	مہاراجہ شری صاحب سراسر پورہ - ۵/۱
ڈاکٹر طفیل احمد صاحب دار - ۲۰/۱	بابو عبد المجید صاحب تاج سوڈان - ۱۵/۱	بابو عبد المجید صاحب تاج سوڈان - ۱۵/۱
انزلیق زوبانج - ۱۶/۱	استانی امین الرحمن صاحب میرہ مسٹریس - ۱۵/۱	استانی امین الرحمن صاحب میرہ مسٹریس - ۱۵/۱
ابید پیر اکبر صاحب خیر پور - ۳۶/۱	نصرت گوڑا سکول قادیان - ۱۸/۱	نصرت گوڑا سکول قادیان - ۱۸/۱
بابو سراج دین صاحب - ۵/۱	میاں نظام الدین صاحب بنی پور - ۲۸/۱	میاں نظام الدین صاحب بنی پور - ۲۸/۱
شیخ محمد شریف صاحب درجیت خوش موگ - ۵/۱	مفتی عزیز میاں صاحب بھگوال - ۵/۱	مفتی عزیز میاں صاحب بھگوال - ۵/۱
رحمت اللہ صاحب - ۵/۱	ابید صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۲/۱	ابید صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۲/۱
والد صاحب چودھری صاحبہ - ۵/۱	چوہدری محمد شفیق صاحب دارالافتاء - ۱۱/۱	چوہدری محمد شفیق صاحب دارالافتاء - ۱۱/۱
سزئی حاج دین و شاہین باغبان پورہ - ۱۶/۱	محمد الدین صاحب بکھار - ۵/۱	محمد الدین صاحب بکھار - ۵/۱
منشی عبد الحق صاحب صدر گوڑا - ۱۲/۱	عبد الرحمن صاحب - ۵/۱	عبد الرحمن صاحب - ۵/۱
سزئی محمد خالد صاحب لاہور - ۵/۱	عبد اللہ صاحب - ۵/۱	عبد اللہ صاحب - ۵/۱
مرزا محمد جیل بیگ صاحب لاہور - ۷/۱	سجانی محمد احمد صاحب میڈیکل ہال - ۲۲/۱	سجانی محمد احمد صاحب میڈیکل ہال - ۲۲/۱
سزئی محمد رمضان صاحب پتوکی - ۶/۱	خان صاحب سید غلام حسین صاحب - ۱۵/۱	خان صاحب سید غلام حسین صاحب - ۱۵/۱
اسٹراٹم شمس صاحب شجر جمال سوڈان - ۳۵/۱	مرزا محمد حسین صاحب جیل پور - ۱۸/۱	مرزا محمد حسین صاحب جیل پور - ۱۸/۱
رسول بی بی صاحبہ پیرہ قادیان - ۵/۱	فاک علی بخش صاحب بھو پال - ۱۲/۱	فاک علی بخش صاحب بھو پال - ۱۲/۱
مرزا غلام نبی صاحب پٹی لار گجرات - ۱۵/۱	ماسٹر رحمت اللہ صاحب چک مغلانی - ۷/۱	ماسٹر رحمت اللہ صاحب چک مغلانی - ۷/۱
فاک محمد الدین صاحب محمود آباد - ۱۱/۱	ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب بنی آباد - ۱۶/۱	ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب بنی آباد - ۱۶/۱
حوالدار امیر شہزادہ انبالہ - ۷/۱	ابید صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱	ابید صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱
والد صاحب مرحوم ماسٹر حسین خان صاحب - ۷/۱	اللہ بخش صاحب رام گڑھ لودھیانہ - ۶/۱	اللہ بخش صاحب رام گڑھ لودھیانہ - ۶/۱
چراغ بی بی صاحبہ اورجہ - ۶/۱	چوہدری عزیز میاں صاحب بھگوال - ۱۱/۱	چوہدری عزیز میاں صاحب بھگوال - ۱۱/۱
فاک ظہور الدین صاحب شہدائے پورہ - ۱۶/۱	طفیل دین صاحب پنوا خانی ننگل - ۵/۱	طفیل دین صاحب پنوا خانی ننگل - ۵/۱
بابو محمد عالم صاحب منڈی بہاؤ الدین - ۲۱/۱	صفیح الدین احمد صاحب - ۵/۱	صفیح الدین احمد صاحب - ۵/۱
خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب پتوکی - ۲۵/۱	چوہدری صلاح الدین صاحب - ۵/۱	چوہدری صلاح الدین صاحب - ۵/۱
مرزا عبد الغفور صاحب پشاور - ۱۵/۱	حوالدار کرک غلام حیدر صاحب سوڈان - ۵/۱	حوالدار کرک غلام حیدر صاحب سوڈان - ۵/۱
مرزا محمد صفور بیگ صاحب - ۵/۱	طفیل محمد صاحب راوینڈی - ۵/۱	طفیل محمد صاحب راوینڈی - ۵/۱
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب - ۲۲/۱	ابید صاحب اختر احمد صاحب پتو - ۱۶/۱	ابید صاحب اختر احمد صاحب پتو - ۱۶/۱
غلام احمد صاحب - ۵/۱	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب قصور - ۲۶/۱	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب قصور - ۲۶/۱
مرزا برکت علی صاحب - ۶/۱	سزئی محمد الدین صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱	سزئی محمد الدین صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱
چوہدری حیات محمد صاحب ہاڈرہ - ۵/۱	موسیٰ رضا صاحب مرحوم ٹونگور - ۵/۱	موسیٰ رضا صاحب مرحوم ٹونگور - ۵/۱
حبوب اللہ بیگ صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱	محمد ابرہیم صاحب بالاسور - ۲۹/۱	محمد ابرہیم صاحب بالاسور - ۲۹/۱
یعنی حیدر آباد دکن - ۱۸/۱	محمد ابرہیم صاحب کویہ راجپوتانی - ۵/۱	محمد ابرہیم صاحب کویہ راجپوتانی - ۵/۱
لین العابدین صاحب کن ذری مال منی - ۵/۱	سید عبد القادر صاحب دستمال - ۱۸/۱	سید عبد القادر صاحب دستمال - ۱۸/۱
چوہدری غلام محمد صاحب کھوکھڑا - ۱۲/۱	زاہد بیگ صاحب ٹون کوٹ ادو - ۱۶/۱	زاہد بیگ صاحب ٹون کوٹ ادو - ۱۶/۱
سید رحمت علی صاحب پورہ - ۲۵/۱	میاں محمد الدین صاحب ٹونگور - ۵/۱	میاں محمد الدین صاحب ٹونگور - ۵/۱
چوہدری مختاری صاحب - ۹/۱	سید محمد ثناء اللہ صاحب جٹوہر - ۱۶/۱	سید محمد ثناء اللہ صاحب جٹوہر - ۱۶/۱
سلطان علی صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱	مرزا محمد حسین صاحب حقیقی صاحب ٹونگور - ۶/۱	مرزا محمد حسین صاحب حقیقی صاحب ٹونگور - ۶/۱
ایبٹ آباد - ۵/۱	موسیٰ جبار صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱	موسیٰ جبار صاحب مہاراجہ شری صاحب پورہ - ۱۶/۱
بابو غلام رسول صاحب شہ پورہ - ۲۰/۱	جمال دین صاحب ڈونگور - ۵/۱	جمال دین صاحب ڈونگور - ۵/۱

عزیز سید منصورہ بیگم صاحبہ - ۷/۱	حبیب اللہ صاحب منڈی - ۷/۱	چوہدری احمد الدین صاحب زرگر بھڑیال - ۱۶/۱
سہما اللہ خانی - ۸۲/۱	علم الدین صاحب کوٹلی - ۶/۱	عبد الرحمن صاحب گڑھی اہلبیہ - ۵/۱
شیخ محمد اللہ صاحب موٹوال - ۶/۱	استانی خدیج بیگم صاحبہ گوڑا سکول - ۶/۱	مریم بی بی صاحبہ - ۷/۱
محمد عبد المجید صاحب بھینی - ۱۱/۱	موسیٰ نور الحق صاحب مجاہد تحریک جدید - ۱۱/۱	چوہدری عبد الغنی صاحب بن باجوہ - ۵/۱
چوہدری سردار محمد صاحب بھو پال - ۶/۱	محمد شریف صاحب گوجک - ۵/۱	علی گوہر صاحب مدرس مسلم - ۸/۱
عمر الدین صاحب - ۶/۱	چوہدری رفیع محمد صاحب انیکسٹرنانکا نیکا - ۶/۱	عبد الرحمن صاحب راجھانا دیوانہ - ۶/۱
محمد یعقوب خان صاحب بیگم پور گڑھی - ۶/۱	قاضی صبا اللہ صاحبہ - ۶/۱	ہدایت اللہ صاحب نندو دارالافتاء - ۲۲/۱
علی محمد خان صاحب - ۱۱/۱	چوہدری غلام محمد صاحب بھگوال - ۱۱/۱	چوہدری غلام محمد صاحب بھگوال - ۱۱/۱
ملک عبد المتعنی صاحب محمود آباد - ۱۰/۱	چوہدری عطاء اللہ صاحبہ - ۶/۱	استانی رحمت النساء صاحبہ ڈارالافتاء - ۵/۱
ملک اللہ داد صاحب شجر خانپور - ۱۱/۱	شیر محمد صاحب - ۵/۱	نور الحق صاحب حیدر آباد دکن - ۱۳/۱
راجہ محمد صادق صاحب محمود آباد - ۶/۱	محمد شریف صاحب - ۶/۱	محمد احمد بلوڑی صاحبہ عبد اللطیف - ۸/۱
اعدانان ۶۱/۱۱۲	محمد اسماعیل صاحب سید محمد غوث صاحب - ۷/۱	لوب رشید الدین صاحب - ۷/۱
سید فیض الدین صاحب سوگڑہ - ۹/۱	حیدر آباد دکن - ۱۱۱/۱	سید عبد الکریم صاحب دیورگ - ۵/۱
حکیم مختار احمد صاحب شاہدہ - ۲۲/۱	علی احمد صاحب رسول پور دکانوالی - ۶/۱	ابید صاحب علی محمد صاحب چنور دکن - ۶/۱
ملک حیات بخش صاحب محمد چک بیوی - ۱۵/۱	منشی غلام مرتضیٰ پٹواری سردار پور - ۱۵/۱	محمد عبد الصمد صاحب دکن - ۲۶/۱
ڈاکٹر گویم الدین صاحب منڈی - ۱۵/۱	چوہدری شریف احمد صاحب کٹ آغاخان - ۶/۱	سزئی علم الدین صاحب لودھی ننگل - ۵/۱
منشی محمد رحمت اللہ صاحب یاری پورہ - ۸/۱	بشیر احمد صاحب - ۶/۱	چوہدری محمد اسماعیل صاحب - ۶/۱

یوسف علی صاحب کوٹاٹ - ۱۶/۱
محمد اکرم خان صاحب چارمنڈہ - ۲۰/۱
سید محمد یوسف صاحب جھنگ - ۷/۱
سید فضل شاہ - ۵/۳
سید محمد شفیع - ۶/۹
میاں محمد حسن صاحب لدھیانہ - ۶/۱
محمد زبیر علی صاحب ٹنگاٹ - ۱۶/۱
عزیزی بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر - ۱۰/۸
صاحب دارالعلوم - ۱۰/۸
اہلیہ میر محمد بخش صاحب پٹیڑ - ۶/۱
گوجرانوالہ - ۶/۱
اہلیہ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب - ۶/۱
گوجرانوالہ - ۶/۱
سید محمد شریف سیالکوٹ - ۱۶/۱
بابو محمد نواز صاحب - ۵/۵
مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری - ۵/۵
شاہ نواز صاحب - ۹۲/۱
امتہ الباری دختر چوہدری - ۵/۵
شاہ نواز صاحب - ۵/۵
بابو بشیر احمد اکڑا سپکٹر - ۲۳۵/۱
سبکی - ۸۰/۱
پیر حمید اللہ صاحب مع والدین - ۷/۱
سبکی - ۷/۱
مرزا اعظم بابا محمد آباد - ۷/۱
ٹھیکیدار اللہ یار صاحب - ۷/۱
مسجد فضل - ۷/۱
سعید احمد پسر غلام احمد - ۵۲/۱
صاحب بدولہی - ۵۲/۱
ملک محمد بشیر خان صاحب پٹنہ - ۱۳/۱
عزیز احمد صاحب اگرہ - ۱۸/۱
مولوی عبدالحق و غلام رسول صاحبان - ۱۶۰/۱
بدولہی - ۱۶۰/۱
حافظ عبدالرحمن صاحب حویلی لکھا - ۵۲/۸
سہا اہل و عیال - ۵۲/۸

خواجه عبدالقیوم صاحب دارالفضل - ۱۲/۱
چوہدری مختار احمد صاحب اہلیہ - ۳۳/۱
کنج لاہور - ۳۳/۱
جمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ بڈلیہ - ۶۶/۱
مختار احمد کنج لاہور - ۶۶/۱
مرحومہ کے سونے کے زیور کی قیمت ہے - جو بطور صدقہ جاریہ
تخریک جدید میں مرحومہ کو ثواب پہنچانے کے لئے داخل کی گئی ہے - تخریک جدید کا چندہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے - وہ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے -
پس اجاب کو ایسی صدقہ جاریہ کی رقم اس میں ادا کرنا چاہیے محمد علی صاحب سداوہ دھولان گوجرانوالہ - ۵/۲
چوہدری سید الدین صاحب ایم - ۵/۱
گوجر خان - ۲۳۵/۱
چوہدری رحمت خاں صاحب - ۶/۱
عزیز پور ڈگری - ۶/۱
چوہدری حسن محمد صاحب - ۶/۱
عزیز پور ڈگری - ۶/۱
چوہدری سردار خان صاحب - ۶/۱
عزیز پور ڈگری - ۶/۱
عبدالواحد شہر کوٹ - ۲۰/۱
بھائی عبدالرحمن صاحب تادیانہ - ۱۰/۶
سہ اہلیہ تادیانہ - ۱۰/۶
ہمتہ عبدالخالق صاحبہ تادیانہ - ۵/۳
والدہ ڈاکٹر اختر محمود صاحبہ - ۵/۳
اسرت سر - ۵/۳
مولوی محمد حسین صاحب لہتر - ۵/۳
میاں عبدالرشید صاحب دوکاندار - ۵/۳

متواتر دس سال تک قربانی کرتا رہا ہو - جس کا یہ آٹھواں سال جا رہا ہے - پس جن کا بقایا یا گذشتہ سال خالی ہے - وہ سال شتم کے ساتھ اپنے بقایا یا خالی سال کے چندے کے ادا کرنے کا بھی بھی سے فکر کریں - تا ان کی شمولیت تحقیقی طور پر اس جہاد میں ہو جائے -
مرزا عزیز احمد صاحب سہا اہل و عیال فیروز پور - ۲۲/۱
خواجه محمد امین صاحب فیروز پور چھانڈی - ۶/۱۲
اہلیہ صاحبہ منشی عطاء الرحمن صاحب تادیانہ - ۵/۴
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب جالندہ دارالفضل - ۵/۸
اہلیہ صاحبہ کلاں مرزا گل محمد صاحب مسجد مبارک - ۲۳/۱
خاکسار بیگم علی خاں فاضل لکھنؤ تخریک جدید

وصیت

نوٹ - ۱ - وصی یا منتظری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں - تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے -
نمبر ۶۲۶۱ :- منگہ ناظران بیگم صاحبہ بنت میاں احمد الدین صاحب مرحوم قوم میر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی محلہ دارالعلوم تادیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۵/۹/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے - جس کے لیے حصہ کی وصیت کرتی ہوں - (۱) کڑے طلائی وزنی ۹ تولہ ۸ ماشہ ارتی و سی جوڑیاں طلائی ۸ عدد وزنی ۷ تولہ ۹ ماشہ ۳۰ رتی -

بہترین تاج کے لئے ہمیشہ جادو اثر بائو کمیک دوائیں
ہماری تیار شدہ (پوڈر) اور اریکن ڈمکیاں استعمال کریں - نرغہ بالکل واجبہ ایک بار بخربہ سے ہماری دیانت داری خوش معاشی اور سچائی کا امتحان کریں - کتابیں بھی مل سکتی ہیں -
دی بائو لاجیکل فارمیسی
موجی گیٹ - نورگی - لاہور

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں - ہمارے جگر کے جوشاندے اور جب تقویت جگر - جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں اور خون کی زیادتی کے ساتھ بستی - کاپی کمزوری دور ہوتی - چہرہ پر رونق ہوجاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے - جوشاندے اور جب تقویت جگر مندرہ دن کی خوراک بندہ آنے صرف
صلنہ کا پیتھ
دواخانہ خدمت خلق قادیان بچا

قیمت اندازاً ۱۰ روپے - (۳) بندھی طلائی ایک عدد وزنی ۲ تولہ ۸ ماشہ ۳۰ رتی - ۱۱/۱۱
(۴) نقد جو کہ فی الحال دفتر امور عامہ میں جمع ہے ۵۰۰ روپے (۵) ترغہ جو کہ ترجمہ انگریزی قرآن کریم کے لئے ۱۵۰ روپے دیا ہوا ہے کل مبلغ ۱۵۳ روپے
اس مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں - اس جائیداد کے لیے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز میری ذمات پر اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ جائیداد کے علاوہ ثابت ہو - تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - زیور کی قیمت نرغہ کی کمی بیشی کے مطابق کم و بیش ہوگی - میرا موجودہ گزارہ یہ کہ میں اپنے بھائی کے پاس رہتی ہوں - الامتہ :- ناظرہ بیگم بقلم خود گواہ شد :- محمد ابراہیم رب بسطام ستر نو شہر حال محلہ دارالعلوم برادر موہیہ - گواہ شد :-

مفت
جو صاحب چاہیں - حیات صادق کا باب اول ۱۶ صفحہ مجھ سے مفت شکر الیں -
مرزا کبیر الدین احمد شہرت کنج لکھنؤ

جگر کی کمزوری
ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں - ہمارے جگر کے جوشاندے اور جب تقویت جگر - جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں اور خون کی زیادتی کے ساتھ بستی - کاپی کمزوری دور ہوتی - چہرہ پر رونق ہوجاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے - جوشاندے اور جب تقویت جگر مندرہ دن کی خوراک بندہ آنے صرف
صلنہ کا پیتھ
دواخانہ خدمت خلق قادیان بچا

قرص خواہر توت موی اور اعضاء ریشہ ہر دو کیلئے توت اور فرحت کا خزانہ
ادوائی نعمت الہی اولاد زینہ کیلئے مجرب نسخہ قیمت کھل کورس دس روپے صرف منگو انیکا
دواخانہ نور الدین قادیان

توت موی اور اعضاء ریشہ ہر دو کیلئے توت اور فرحت کا خزانہ
دواخانہ نور الدین قادیان

اولاد زینہ کیلئے مجرب نسخہ قیمت کھل کورس دس روپے صرف منگو انیکا
دواخانہ نور الدین قادیان

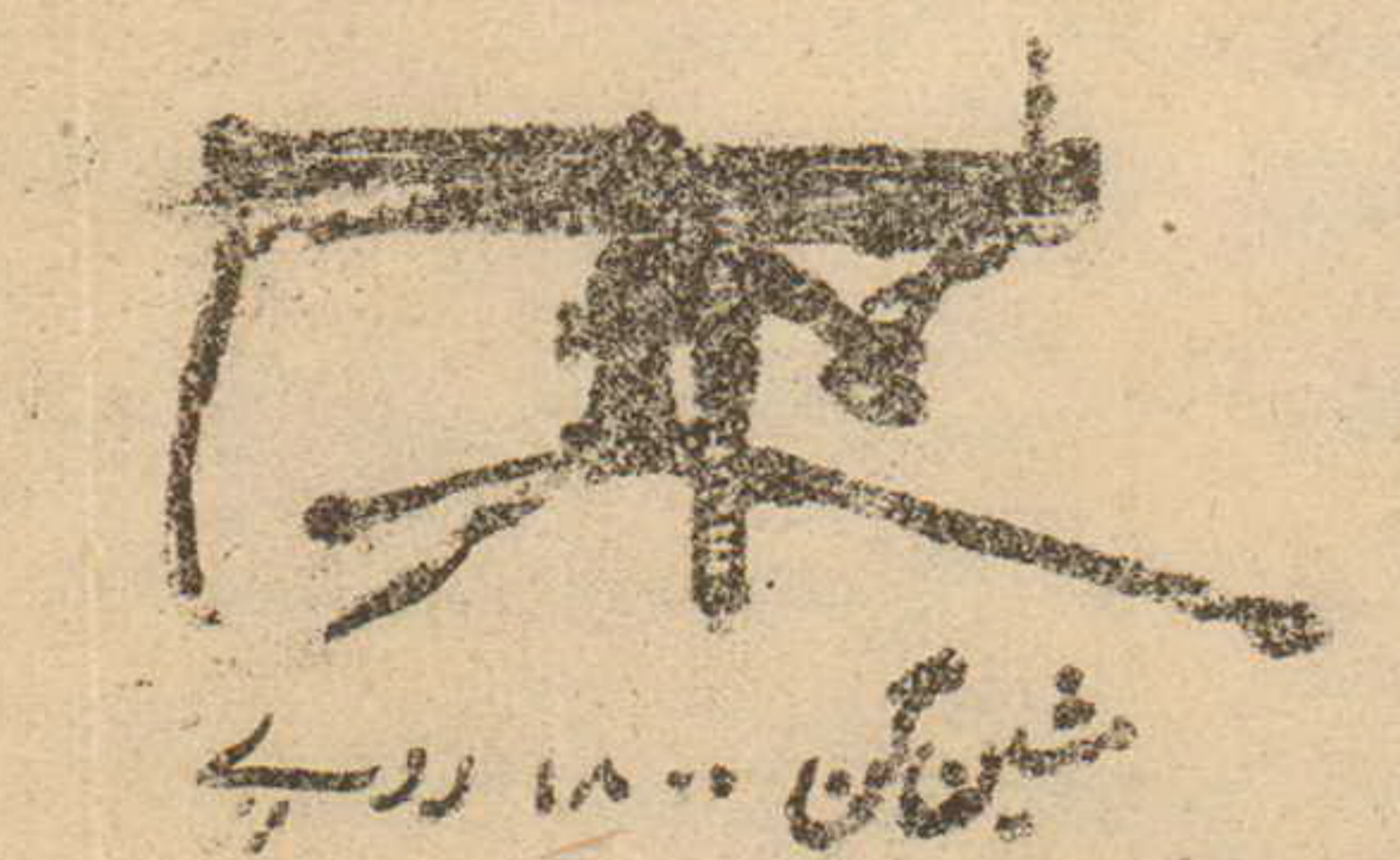
اعلان
دارالانوار میں اگر دو کنال اراضی کوئی صاحب خریدنا چاہیں - تو مجھ سے خط و کتابت کریں -
ذوالفقار علی خان ناظم تخریک جدید

توت موی اور اعضاء ریشہ ہر دو کیلئے توت اور فرحت کا خزانہ
دواخانہ نور الدین قادیان

طراری کے ہتھیار

اور ان کی قیمت

Digitized By Khilafat Library Rabwah



مشین گن ۱۸۰۰ روپے



ہکی ہوامار توپ ۴۰۰۰ روپے



لڑنے والا ہوائی جہاز ۱۲۰۰ روپے



اوسط ورجہ کا ٹینک ۲۰۰۰ روپے

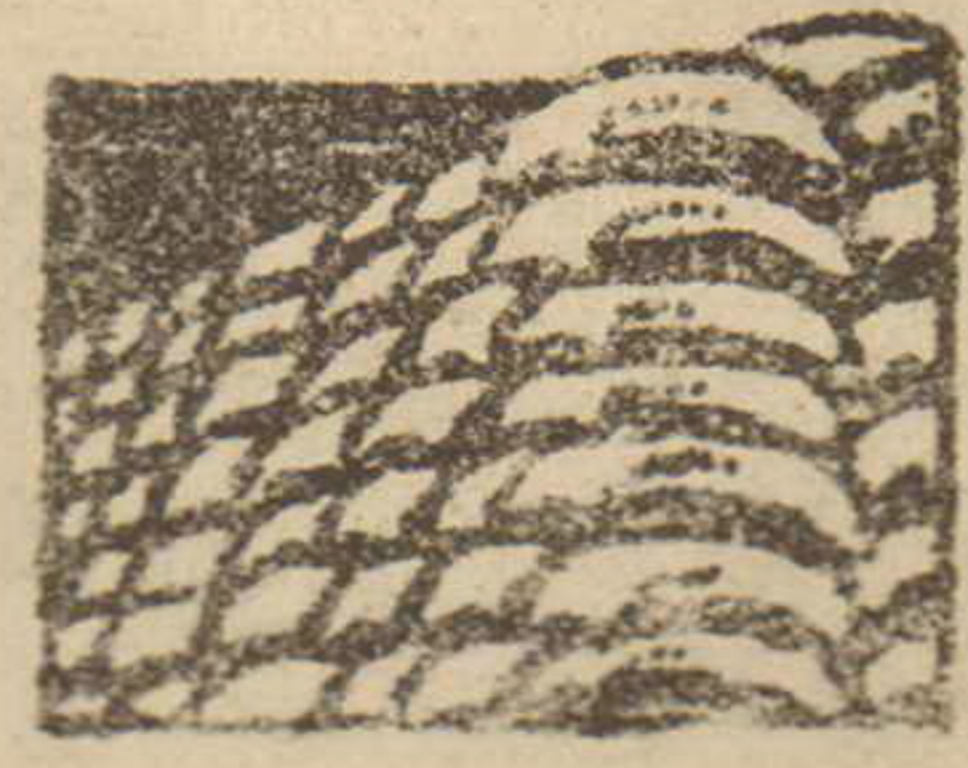


بھار طیارہ ۲۵۰۰۰ روپے

یہ چند ہتھیار ہیں۔ کار توں سے لے کر بیمار طیارے تک۔ اور ہر ایک کی قیمت بھی درج کی گئی ہے۔ جو رقم آپ ڈیفنس سونٹنٹس میں پرگاتے ہیں اس سے یہ ضروری ہتھیار جو ابتدائی حملہ آوروں سے آپ کی اور آپ کے ملک کی حفاظت کرتے ہیں، خریدے جاتے ہیں۔

سلامتی اور منافع کے لئے
فخر خریدئے

کار توں اور



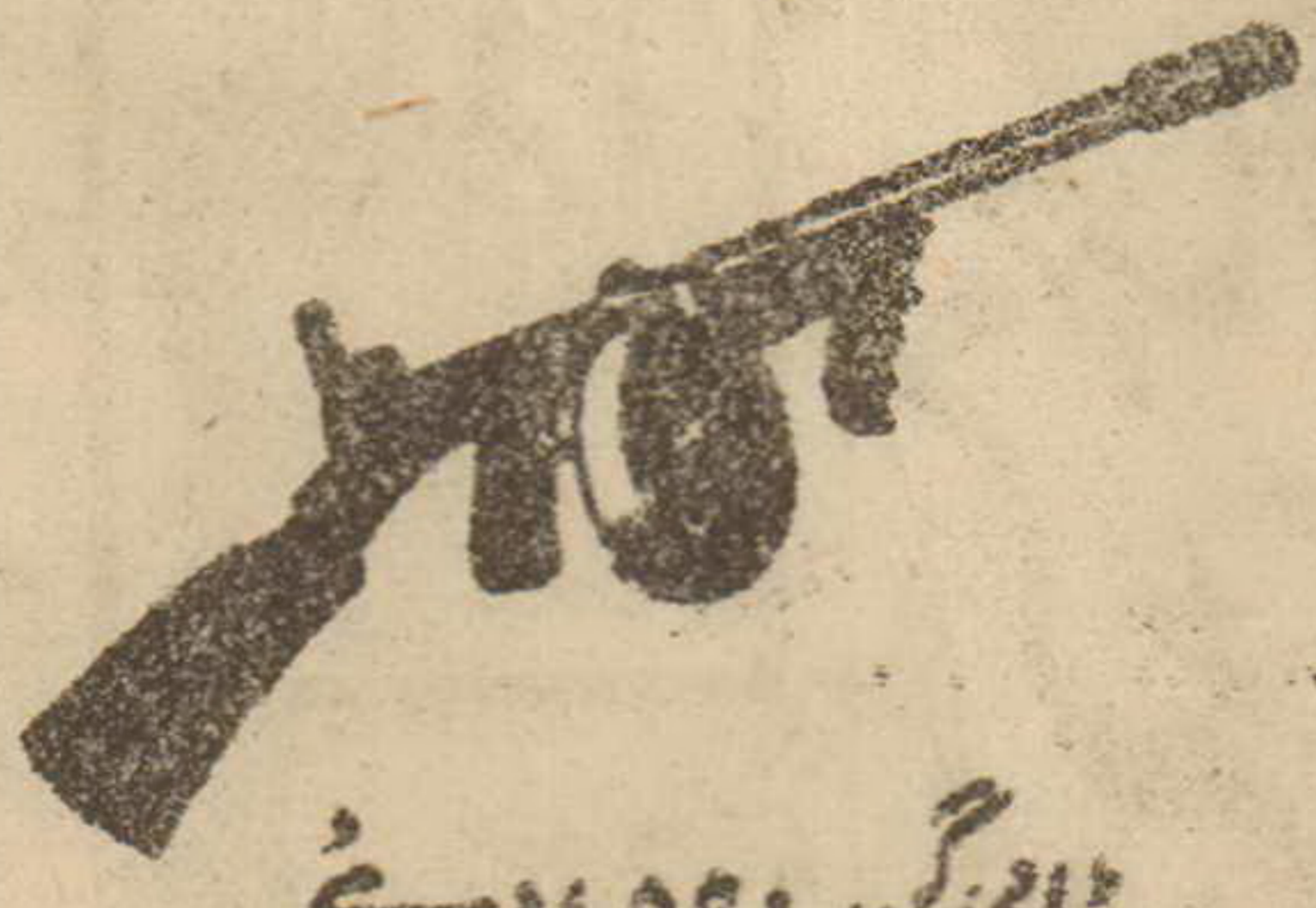
ریت کے قبیلے کی قبیلہ ۲



پستول ۵۰ روپے



رائفل ۱۰۰ روپے



ٹائی گن ۲۵۰ روپے

روحانی علاج
 استغفار اور دعا، جسمانی بیماریوں کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں ہسٹیریا، لیکوریا، دیگر نسوانی امراض، مردانہ پوشیدہ گندہ امراض، ذیابیطس، ذمہ، ذی بیفیدلغ، بوا سیر مرگی، پرانا لیسریا، کارنیکل، پائیریا، ماسور، کٹھنہ، مالا، کٹھنہ، تلی، سانپ کائے کی دوائی منگائیے۔
 ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمد معرفت اہل قادیان

ذیابیطس
 بڑی موزی مرض ہے۔ طاقت کو گھٹانے کی طرح کھا جاتی ہے
سفوف ذیابیطس
 اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔ قیمت ۱۵ روپے اور خوراک ۱۲ روپے
 مینے کا پتہ
 دواخانہ خدمت خلیق قادیان پنجاب

USE
فخر خریدئے

NIGHT LAMP
۹۹%
MADE IN INDIA

مسک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۱۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکھتا ہے سیکڑکس قادیان ۱۵-۵۵

ڈیفنس سونٹنٹس
 روپیہ ۳ روپیہ ۹ آٹھ منافع ملتا ہے
 تفصیل واک خانہ کے طلبہ سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۳ ستمبر۔ روسی اعلان منظر ہے کہ شمالی گراڈ کے مورچہ پر روسیوں نے جرمنوں کو اور کسی جگہوں سے نکال دیا ہے۔ ایک روسی دستہ نے ایک مقام پر انہیں ڈیرہ میل پیچھے دھکیل دیا۔ اور اب روسی اس بارڈ پر بڑے زور کے ساتھ گرج رہے ہیں۔ دشمن بھاری نہ تھکا اٹھا رہا ہے۔ جرمن پیراشوٹ اور ٹامی گنوں کے سپاہی روسی سفوں میں انا سے جا رہے ہیں۔

گر روسی سنگینوں اور ٹامی گنوں سے ان کا استفادہ کر رہے ہیں۔ مشرقی کاکیشیا میں گورڈن کی طرف ٹھنڈے کے لیے جرمن سے حملہ کر رہے ہیں۔ مگر روسی ان سب کے منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ فورورسک کے جذب مشرق میں روسی کا بیانی کے ساتھ دشمن پر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ درزمیش کے علاقہ میں روسی مغرب کی طرف برابر باؤ ڈال رہے ہیں۔ اور یہاں جرمنوں کے لیے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے دشمن کو ایک اہم جگہ سے نکال دیا ہے۔ جرمنوں نے اپنی پوزیشن واپس لینے کے لیے جوابی حملہ کیا۔ مگر نہ کھانی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ شہری آبادی کو لینن گراڈ سے نکال لیا گیا ہے۔ آخری افریقہ میں اگر جرمنوں نے شہر میں جگہ جگہ آگ لگا دی ہے۔ مگر سب باتیں روسی مزاحمت و دفاعت کو کمزور نہیں کر سکیں اور گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جرمنی کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے۔

لندن ۲۳ ستمبر۔ جنرل میکارٹھ کے سید کو اور سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیارے نیوگنی میں جاپانی ٹھکانوں پر ہر جگہ گرنے ہیں۔ کاگوڈ میں توپوں اور مشین گنوں کے گولیاں چلائی گئیں۔ ہونا جاپانیوں کا اہم مرکز ہے۔ یہاں تیل اور گولہ بارود کے گوداموں پر بمباری کی گئی ہے۔ آگ لگ گئی۔ بعض موٹر کشتیاں اور بحریے ڈبو گئے۔ دشمن کے ایک پل کو کافی نقصان پہنچا گیا۔

بھاری امریکن بم باروں نے رباؤں میں دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے اور ہوائی میدانوں پر بم برس کر آگ لگا دی۔ سالون میں بھی ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا گیا۔ وہاں ایسی آگ لگی۔ جو پچاس میل سے دکھائی دے رہی تھی۔ کوڈال کنال کے شمال مغرب میں ایک جاپانی گورڈ کو سخت نقصان پہنچا گیا۔ اس علاقہ میں میدان لڑائی مدہم ہے۔ امریکن فوجیں اپنے مورچوں کی حفاظت کر رہی ہیں۔

لندن ۲۳ ستمبر۔ کل انگریزی طیاروں نے جرمن فرانس پر دشمن کے کارخانوں پر حملے کئے۔ بجلی گھر اور کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ہالینڈ کے ایک شہر میں نوآبے اور فولاد کے کارخانوں پر حملہ کیا گیا۔ دو طیارے

واپس نہیں آ سکے۔
دہلی ۲۳ ستمبر۔ کل سنٹرل اسمبلی میں سپٹائی ممبر سر جی مودی نے ان امریکن سیکرٹری کل ماہروں کے بارہ میں بعض باتیں بیان کیں۔ جن کی خدمات گریڈی شن کی سفارشات کے مطابق ہندوستان کو پیش کی گئی ہیں۔ آپسے بتایا کہ ان میں سے بعض امریکہ میں بڑے بڑے کارخانہ دار ہیں۔ ان کی خدمات کا کوئی معاہدہ ہندوستان کو ادا نہ کرنا ہوگا ان میں بعض ماہر ایسے بھی ہیں کہ جنہیں حکومت ہند ایک سال کے لئے کنٹرولنگ پورکھے گی۔ یہ بات غلط ہے کہ امریکن گورنمنٹ ان کی نگرانی میں یہاں کارخانے کھولنا چاہتی ہے۔

دہلی ۲۳ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں جب ملک کی موجودہ صورت حالات پر بحث ہوئی۔ تو سر محمد عثمان نے بتایا کہ اب تک ۲۵۸ ریگولیشنوں پر عمل ہو چکے ہیں۔ ساڑھے پانچ سو ڈاک خانوں پر عمل ہوئے۔ ان میں سے پچاس مکمل طور پر جلا دیئے گئے ہیں۔ ڈاک خانوں سے ایک لاکھ کے قریب یہ نقدی ورگٹوں کی صورت میں لوٹا گیا۔ سی۔ پی۔ میں ایک خزانہ میں سے ۳ لاکھ روپیہ لوٹ لیا گیا۔ ضلع ناگپور میں ایک لاکھ کا نقصان ہوا۔ دہلی میں عمارتوں کے نقصان کا مجموعی اندازہ پونے نو لاکھ ہے۔

کہا۔ کانگرس کا مقصد جاپان کو ہندوستان پر حملہ کی دعوت دینا اور تنوازی گورنمنٹ قائم کرنا تھا۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ آج صبح ایک پولیس چوکی پر بم پھینکا گیا جس سے صرف پانچ راہ گزر چکی ہوئے۔ بم پھٹنے کا دھماکہ ایک ایک میل تک سنا گیا۔ نڈیا میں پولیس کی ایک گاڑی پر ایسی ساخت کا بم پھینکا گیا جس سے چھ پولیس مین اور ایک پولیس افسر زخمی ہوئے۔ منشی گنج میں ایک سب پوسٹ آفس پر حملہ کیا گیا۔ در سے جلا دیا گیا۔ فریڈ پورڈ بنگال میں ایک پولیس سب انسپکٹر کو ایک ہجوم نے ہلاک اور دو سپاہیوں کو مجروح کر دیا۔ اٹریسہ میں ایک مقام پر پانچ سو اشخاص نے ایک تھانہ پر حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ سنگ باری بھی کی گئی۔ انڈیا پولیس نے گولی چلائی۔ گورنریو۔ پی نے مختلف علاقوں میں اب تک جو ہتھیار جرنلے کئے گئے ہیں ان کی میزان پانچ لاکھ روپیہ ہے۔

لندن ۲۳ ستمبر۔ ٹنڈاسک کے فرانسیسی ریڈیو کا بیان ہے کہ برطانی فوجیں اب اس جزیرہ کے صدر مقام سے صرف ۱۹ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ کل برطانی طیاروں نے اسکی طرف جانے والی ریلوے لائن پر

بمباری کی +
دہلی ۲۳ ستمبر۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک غیر سرکاری بل پیش ہوا۔ کہ جن برطانی نوآبادیات نے ہندوستانوں کے خلاف قوانین بنا رکھے ہیں۔ ان کے خلاف حکومت کو جوابی قوانین پاس کرے۔ مشرینے نے اس میں ترمیم پیش کرنا چاہی۔ مگر ہاؤس نے اسے مسترد کر دیا۔ فیصلہ ہوا کہ یہ بل سلیڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ ایک اور بل پیش ہوا کہ ریٹوں کے حوادث کا شکار ہونیوالے ہر شخص کو معاوضہ دیا جائے جو کسی صورت میں سات ہزار سے زیادہ نہ ہو۔ یہ بھی سلیڈنگ کمیٹی کے سپرد ہوا +

لندن ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نازی گورنمنٹ وشی گورنمنٹ سے کم سے کم پچھ لاکھ مزدوروں کا مطالبہ کیا ہے۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ موسیو لاوال نے اس بارہ میں ایک اہم کانفرنس بلائی ہے تا مزدوروں کے متعلق فرانس کے نئے قانون کے مطابق فرانسیسی مزدور زیادہ سے زیادہ تعداد میں جرمنی بھیجے جائیں +

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مولوی محمد علی وائس ریڈیٹنٹ مجلس احرار پنجاب کو ملتان میں ڈیفنس آف انڈیا روز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاری ایک تقریر کی بنا پر ہے۔ جو منڈی پورڈوالہ میں کی گئی +
دہلی ۲۳ ستمبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں سر محمد عثمان نے بیان کیا کہ کانگرسوں کے پیدا کردہ ہنگاموں میں پولیس اور فوج کی آتش باری سے ۱۶۱ اشخاص ہلاک اور ۱۲۹۹ مجروح ہوئے۔ پولیس کے ۳۲ آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ فوج کے گیارہ ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔ اس دوران میں دیکھ بھال کیلئے

ہوائی جہاز بھی استعمال میں لائے گئے۔

پیننگ ۲۳ ستمبر۔ چین کے ایک اخبار میں سابق امریکن سفیر مقیم ٹوکیو اور سابق برطانی سفیر مقیم ٹوکیو کا مشترکہ آفتابہ شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ شکر کی نظر نگاہ سے جاپان اتحادیوں کا جرمنی کی نسبت زیادہ خطرناک دشمن ہے۔ جاپان کے اس فوجی مشن کا ذکر کرتے ہوئے پورٹ ٹرکی میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ مشن دیکھ رہا ہے کہ ایک کھوت ترکی بحیرہ اسود کے روسی بیڑے کو درہ دانیال میں سے نکل جانے کی اجازت تو نہ دیگی۔ جاپان اپنے ذرائع سے بے پروا ہو کر اپنی جارحانہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا تہیہ کر چکا ہے اگر شکر کو شکست بھی ہوگی۔ تب بھی جاپان برابر تار تار لگا لہا ہور ۲۳ ستمبر۔ مرزا ظفر علی صاحب ابن حجج ہائیکوٹ پرسوں ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مسجد زینا لہور کے متولی بھی تھے +

دہلی ۲۳ ستمبر۔ آج سنٹرل اسمبلی نے آر اے شماری کے بغیر تحریک خاکساروں پر سے پابندی دور کر دئے جانے کی غیر سرکاری قرارداد پاس کر دی۔ نیز یہ بھی پاس کر دیا کہ اس تحریک کے لیڈر جناب مشرقی صاحب پابندیاں دور کر دی جائیں۔ ۱۸۱۸ کے ریگولیشن کے ماتحت جو خاکسار گرفتار ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ ریگولیشن کی تائید میں تقریریں کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ہوم سیکرٹری نے مان لیا ہے کہ خاکساروں کا مقدمہ کالم سے کوئی تعلق نہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا کہ وہ صوبائی حکومتوں سے مشورہ کے بعد اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی +

ماسکو ۲۳ ستمبر۔ روس کے بعد وہیہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ شمالی گراڈ کے شہر میں جرمن کچی آگے بڑھ گئے ہیں لیکن شہر سے باہر شمال مغرب میں روسیوں نے جرمنوں اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔ جرمنوں کو جو کامیابی ہوئی تھی ہے وہ بہت مہنگی پڑی ہے۔ وہ کسی سڑکوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک اہم سڑک پر روسیوں نے قبضہ کر لیا +



جہاز مارکہ

سویڈش پٹر

اصلی

بلحاظ نفاست۔ ملائیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے +

باوا پرڈمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
بلا بھلے۔ یعنی کلکتہ ڈسٹریکٹ لہور کوٹہ

کاشن کریم
لٹھا۔ پاپولین
شیرنگ
خاکی
سینڈ زین وٹول
سمن زین
نیلی زین
سوری زین

دستی۔ پین۔ وغیرہ
پر دا کاٹھ
تھپتھپ کاٹھ
پین کاٹھ